اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان کی ہمیشہ سے خواہش رہی ہے کہ وہ نوآزاد وسط ایشیائی جمہوریاؤں کے ساتھ بہتر تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے تیز تر اقدامات کرے۔ وسطی ایشیا کا خطہ چاروں طرف سے خشکی میں گھرا ہوا ہے اور اسے کھلے سمندروں تک براہ راست رسائی حاصل نہیں ہے۔ آزادی کے پانچ سال بعد آج بھی انہیں بیرونی دُنیا کے ساتھ تجارت کے لیے روسی تجارتی گزر گاہوں پر انحصار کرنا پڑرہا ہے۔ چنانچہ ان کی شدید خواہش ہے کہ اقتصادیات کے شعبے میں روس پر مکمل انحصار کے شکنجے سے نکلنے کے لیے جلد از جلد انہیں پڑوسی ممالک کے راستے کھلے سمندروں تک رسائی حاصل ہو۔ پاکستان کی وسطی ایشیا تک رسائی اور بحیرۂ عرب کے سواحل پر اپنی بندرگاہوں تک ان ممالک کو زمینی روابط کی فراہمی کی کوشش میں افغانستان کی سیاسی صورتِ حال بڑی حد تک حائل رہی ہے۔ متحارب افغان دھڑوں کے درمیان پاکستان نے بارہا مصالحت کی ناکام کوششیں کیں۔ اس دوران ایران اور ترکی وسطی ایشیا کی منڈی میں کافی حد تک اثر و نفوذ حاصل کر چکے ہیں۔ دوسری طرف گزشتہ چند مہینوں سے افغانستان کی سیاسی صورت حال ڈرامائی رخ اختیار کر چکی ہے۔ افغانستان کے پشتون اکثریتی علاقوں پر "طالبان" نامی تنظیم اپنا قبضہ مستحکم کر چکی ہے۔ کابل بھی طالبان کے ہاتھوں فتح ہو گیا ہے۔ سابق صدر پروفیسر برہان الدین ربانی اور سابق وزیر اعظم گلبدین حکمت یار کابل چھوڑ کر شمالی افغانستان کے علاقوں کو اپنا مستقر بنا چکے ہیں۔ اور دارالحکومت کابل پر قبضے کے لیے ایک بار پھر جنگ شروع ہو چکی ہے۔ طالبان کی پے در پے کامیابیوں سے وسط ایشیائی جمہوریاؤں سمیت روس، ایران اور بھارت پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔ روس کی پریشانی کی وجوہات کیا ہیں؟ وسط ایشیائی ریاستوں کو نئی صورتِ حال نے تشویش میں کیوں مبتلا کیا ہوا ہے؟ پاکستان پر طالبان کی پشت پناہی کا الزام کیوں لگایا جارہا ہے؟ مبینہ پشت پناہی کے پس پردہ کیا مقاصد کار فرما تھے؟ اور پاکستان ان مقاصد کے حصول میں کس حد تک کامیاب رہا ہے؟ موجودہ شمارے میں ان سوالات کے ممکنہ جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تاجکستان میں جاری خانہ جنگی خطے کے سیاسی مستقبل پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔ تنازعہ کے پس منظر اور اس کے حل کے لیے ہونے والی سفارتی کوششوں کے جائزے پر مشتمل ایک مفصل مضمون شاملِ اشاعت کیا جارہا ہے۔ دیگر مضامین حسب سابق خطے کے عوام کی سماجی، سیاسی، اقتصادی اور مذہبی احوال پر مشتمل ہیں۔